روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات یکم اگست 2013ء 22 رمضان 1434 ہجری یکم ظہور 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 175

سفر میں روزہ

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایک سفر میں تھے۔ راستے میں آپ نے ایک ہجوم دیکھا جس میں ایک شخص پر سایہ کیا جارہا تھا۔ صحابہؓ نے بتایا کہ یہ شخص روزہ دار ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب قول النبی لمن ظلّل علیہ حدیث نمبر:1810)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

قرآن شریف کی رخصتوں پر عمل کرنا بھی تقویٰ ہے۔ خدا تعالیٰ نے مسافر اور بیمار کو دوسرے وقت رکھنے کی اجازت اور رخصت دی ہے اس لئے اس حکم پر بھی تو عمل رکھنا چاہئے۔ میں نے پڑھا ہے کہ اکثر اکابر اس طرف گئے ہیں کہ اگر کوئی حالت سفر یا بیماری میں روزہ رکھتا ہے تو یہ معصیت ہے کیونکہ غرض تو اللہ تعالیٰ کی رضا ہے نہ اپنی مرضی۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا فرمانبرداری میں ہے۔ جو حکم وہ دے اس کی اطاعت کی جاوے اور اپنی طرف سے اس پر حاشیہ نہ چڑھایا جاوے۔ اس نے تو یہی حکم دیا ہے من کان منکم مریضا (۔) اس میں کوئی قید اور نہیں لگائی کہ ایسا سفر ہو یا ایسی بیماری ہو۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 67)

مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے اس میں امر ہے یہ اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ جس کا اختیار ہو رکھ لے جس کا اختیار ہو نہ رکھے میرے خیال میں مسافر کو روزہ نہیں رکھنا چاہئے اور چونکہ عام طور پر اکثر لوگ رکھ لیتے ہیں اس لئے اگر کوئی تعامل سمجھ کر رکھ لے تو کوئی حرج نہیں مگر عدۃ من ایام اخر کا پھر بھی لحاظ رکھنا چاہئے۔

سفر میں تکالیف اٹھا کر جو انسان روزہ رکھتا ہے تو گویا اپنے زور بازو سے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتا ہے اس کو اطاعت امر سے خوش نہیں کرنا چاہتا یہ غلطی ہے اللہ تعالیٰ کی اطاعت امر اور نہی میں سچا ایمان ہے۔

(تفسیر سورۃ البقرہ از مسیح موعود ص 260)

اگر تم مریض ہو یا کسی سفر قلیل یا کثیر پر ہو تو اسی قدر روزے اور دنوں میں رکھ لو۔ سو اللہ تعالیٰ نے سفر کی کوئی حد مقرر نہیں کی اور نہ احادیث نبوی میں حد پائی جاتی ہے بلکہ محاورہ عام میں جس قدر مسافر کا نام سفر رکھتے ہیں وہی سفر ہے ایک منزل (سے) جو کم حرکت ہو اس کو سفر نہیں کہا جا سکتا۔

(تفسیر سورۃ البقرہ از مسیح موعود ص 261)

جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ رمضان میں روزہ رکھتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پانے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے۔ خدا تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کرنا چاہئے۔ کیونکہ نجات فضل سے ہے۔ نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کر سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا ہو بلکہ حکم عام ہے۔ اور اس پر عمل کرنا چاہئے۔ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 321)

اشاعت کے وسائل کا زمانہ

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''اگر چہ دین (۔) اپنے دلائل حقہ کی رو سے قدیم سے غالب چلا آیا ہے اور ابتداء سے اس کے مخالف رسوا اور ذلیل ہوتے چلے آئے ہیں لیکن اس غلبہ کا مختلف فرقوں اور قوموں پر ظاہر ہونا ایک ایسے زمانہ کے آنے پر موقوف تھا کہ جو بباعث کھل جانے راہوں کے تمام دنیا کو ممالکِ متحدہ کی طرح بناتا ہو اور ایک ہی قوم کے حکم میں داخل کرتا ہو اور تمام اسباب اشاعتِ تعلیم اور تمام وسائل اشاعتِ دین کے بتمام تر سہولت و آسانی پیش کرتا ہو اور اندرونی اور بیرونی طور پر تعلیم حقانی کیلئے نہایت مناسب اور موزوں ہو۔ سو اب وہی زمانہ ہے''۔

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد ا صفحہ 594)

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

فہرست چندہ تحریک جدید

حسب معمول امسال بھی 29 رمضان المبارک سے قبل سو فیصد چندہ تحریک جدید ادا کرنے والوں کے اسمائے گرامی بغرضِ دعا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں پیش کئے جائیں گے۔ احباب و خواتین اپنے چندہ تحریک جدید کی سو فیصد ادائیگی کر کے حضور پُرنور کی دعائیں حاصل کریں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال وجواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

ان جوابات کے سوالات مورخہ 20 جولائی 2013 کے روزنامہ الفضل میں شائع ہو چکے ہیں

سوال وجواب خطبہ جمعہ

21 جون 2013ء

س: حضور انور نے یہ خطبہ جمعہ کہاں ارشاد فرمایا؟

ج: حضور انور نے یہ خطبہ بیت الفتوح لندن میں ارشاد فرمایا۔

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں کن آیات کی تلاوت فرمائی؟

ج: حضور انور نے سورۃ احزاب کی آیات 71 تا 72 کی تلاوت فرمائی۔

س: ان آیات میں کیا مضمون بیان کیا گیا ہے؟

ج: ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صاف سیدھی بات کیا کرو وہ تمہارے لئے تمہارے اعمال کی اصلاح کردے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے یقیناً اس نے ایک بڑی کامیابی کو پالیا۔

س: حضرت مسیح موعود نے قول سدید کی کیا تشریح بیان فرمائی ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: قول سدید یہ ہے کہ وہ بات منہ پر لاؤ جو بالکل راست اور نہایت معقولیت میں ہو اور لغو اور فضول اور جھوٹ کا اس میں سرمو دخل نہ ہو۔

س: حضور انور نے تقویٰ کے حصول کا کیا طریق بیان فرمایا ہے؟

ج: فرمایا: تقویٰ کا حصول اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق اس وقت ممکن ہے جب ہر حالت میں مشکل میں بھی اور آسانی میں بھی فیصلہ کرتے ہوئے بھی اور گواہی دیتے ہوئے بھی گھر میں بیوی بچوں کے ساتھ بات چیت اور معاملات میں بھی رشتہ داروں، دوستوں کے ساتھ معاملات میں بھی کاروبار میں کوئی چیز خریدتے ہوئے بھی اور بیچتے ہوئے بھی ملازمت میں اگر کوئی ملازم ہے کسی جگہ وہاں کام کرتے ہوئے اپنی سچائی کو ہمیشہ قائم رکھو۔

س: حضور انور نے سچائی کا کیا معیار بیان فرمایا ہے؟

ج: فرمایا ایسی سچائی ہو کہ اگر اس سچائی سے اپنا نقصان بھی ہوتا ہو تو برداشت کر لو لیکن اپنی راست گوئی اور سچائی پر حرف نہ آئے ...... پھر فرمایا قول سدید کا یہ بھی معیار ہے کہ جو الفاظ منہ پر آئیں وہ معقولیت بھی رکھتے ہوں یہ نہیں کہ جو سچ ہم نے بولنا ہے ہم نے بول دینا ہے۔

س: حضور انور نے قول سدید کی کیا وضاحت بیان فرمائی؟

ج: ہر سچی بات حکمت کے بغیر اور موقعہ اور محل کو سامنے رکھے بغیر کرنا قول سدید نہیں ہے یہ پھر لغویات اور فضولیات میں شمار ہو جائے گا اور یہ صورتحال بجائے خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بن سکتی ہے۔

س: تقویٰ کی باریکیوں کے حوالے سے حضور انور نے حضرت مسیح موعود کا کونسا اقتباس بیان فرمایا؟

ج: فرمایا: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ انسان کو دقائق تقویٰ کی رعایت رکھنی چاہئے (یعنی باریکیاں تقویٰ کی ان کو سامنے رکھنا چاہئے) سلامتی اسی میں ہے کہ اگر چھوٹی چھوٹی باتوں کی پرواہ نہ کرے تو پھر ایک دن وہی چھوٹی چھوٹی باتیں کبائر کا مرتکب بنا دیں گی۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 442)

س: سچی خوشحالی اور راحت کے حصول کا طریق بیان کریں؟

ج: فرمایا: تقویٰ پر قائم ہوتے ہوئے بعض دفعہ سچی بات کہنا بھی ہر انسان کو مشکل میں ڈال دیتا ہے متقی کے لئے خدا تعالیٰ ساری راحتوں کے سامان مہیا کر دیتا ہے۔

س: معاشرے کے امن کی اور اصلاح کی بنیاد کس امر پر ہے؟

ج: حضور انور نے فرمایا: قول سدید کا حکم تو ایسا ہے کہ اس پر معاشرے کے امن کی بنیاد ہے معاشرے کی اصلاح کی بنیاد اس پر ہے۔

س: ''فوز عظیم'' کیا ہے نیز اس کے حصول کا کیا طریق بیان فرمایا؟

ج: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یغفر لکم ذنوبکم تو اس کا یہی مطلب ہے کہ گزشتہ گناہوں سے بخشش اور آئندہ گناہوں کے خلاف طاقت ملتی ہے جس سے پھر اعمال صالحہ جاری۔

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ میں سچائی کی اہمیت کے متعلق حضرت مسیح موعود کا کونسا اقتباس بیان فرمایا؟

ج: حضرت مسیح موعود نے فرمایا: سچ میں ایک جرأت اور دلیری ہوتی ہے جھوٹا انسان بزدل ہوتا ہے۔

س: دینی معاملات میں انسانی کوششوں کی حیثیت بیان کریں؟

ج: فرمایا: انسانی کوششیں کچھ نہیں بنا سکتیں جب تک خدا تعالیٰ کا فضل شامل حال نہ ہو انسان بہت کچھ کرتا ہے کہ یہ کر دوں گا وہ کر دوں گا اور دینی معاملات میں بالکل ہی انسانی کوشش نہیں بنا سکتی۔

س: حضور انور نے جماعتی انتخابات کے متعلق عہدیداران کو کیا نصیحت فرمائی؟

ج: حضور انور نے فرمایا آج کل انتخابات ہو رہے ہیں اگر کسی نے سچائی سے اپنے خیال میں کسی کو بہتر سمجھتے ہوئے ووٹ دیا تو کسی عہدیدار کا حق نہیں بنتا کہ جا کے اسے پوچھا جائے کہ تم نے کیوں فلاں کو دیا فلاں کو کیوں نہیں دیا۔

س: حضور انور نے حقیقی روحانیت کے حوالے سے حضرت مسیح موعود کا کونسا حوالہ پیش فرمایا؟

ج: حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ ''لوگ لا الہ الا اللہ کے بھی قائل ہیں بظاہر نمازیں بھی پڑھتے ہیں۔ روزے بھی رکھتے ہیں مگر اصل بات یہ ہے کہ روحانیت بالکل نہیں رہی اور دوسری طرف ان اعمال صالح کے مخالف کام کرنا ہی شہادت دیتا ہے کہ وہ اعمال، اعمال صالح کے رنگ میں نہیں کئے جاتے بلکہ رسم اور عادت کے طور پر کئے جاتے ہیں کیونکہ ان میں اخلاص اور روحانیت کا شمہ بھی نہیں ہے۔

(ملفوظات جلد 3 ص 499)

س: اعمال صالحہ کی اہمیت بیان کریں؟

ج: حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ: ''اعمال صالحہ اسی وقت اعمال صالحہ کہلاتے ہیں جب ان میں کسی قسم کا فساد نہ ہو صلاح کی ضد فساد ہے۔ صالح وہ ہے جو فساد سے مبرا منزہ ہو''

(ملفوظات جلد 3 ص 499)

س: اَمَّا مَا ینفع ...... کی حضرت مسیح موعود نے کیا تفسیر بیان فرمائی؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں (اللہ تعالیٰ) نے جو وعدہ فرمایا ہے اما ما ینفع ...... (یعنی جو چیز لوگوں کو نفع دینے والی ہو وہ زمین میں ٹھہر جاتی ہے) یہ بالکل سچ ہے۔ عام طور پر بھی یہی قاعدہ ہے کہ جو چیز نفع رساں ہو اس کو کوئی ضائع نہیں کرتا۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود زیر آیت ہذا)

س: حضور انور نے جماعتی عہدیداران کو کس سوچ کو اپنانے کا ارشاد فرمایا؟

ج: حضور انور نے فرمایا ہر ایک کو ہر احمدی کو ہر عہدیدار کو یہ سوچنا چاہئے کہ میں نے زیادہ سے زیادہ دوسرے کو کس طرح فائدہ پہنچانا ہے اور فائدہ پہنچانا ہی ہر ایک کے پیش نظر ہونا چاہئے۔

س: حضرت مسیح موعود نے صحابہؓ رسول کے نمونے کو کن الفاظ میں بیان فرمایا ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ انہوں نے تو یہاں تک اطاعت و وفاداری دکھائی کہ بکریوں کی طرح ذبح ہو گئے اور پھر انہوں نے جو کچھ پایا اور خدا تعالیٰ نے ان کی جس قدر قدر کی وہ پوشیدہ بات نہیں ہے۔

(ملفوظات جلد 3 ص 612)

س: خدا تعالیٰ اپنے نیک بندوں اور نافرمانوں کے ساتھ کیسا تعلق رکھتا ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ''خدا تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو ہمیشہ عزیز رکھتا ہے۔ ان کی عمر دراز کرتا ہے اور ان کے کاروبار میں ایک برکت رکھ دیتا ہے۔

(ملفوظات جلد 3 ص 612)

س: حصول برکت کے حوالے سے حضور انور نے حضرت مسیح موعود کا کونسا ارشاد بیان فرمایا؟

ج: حضرت مسیح موعود نے فرمایا یہی راز انسان کے برکت پانے کا ہے کہ وہ بدیوں سے بچتا رہے ایسا شخص جہاں رہے وہ قابل قدر ہوتا ہے کیونکہ اس سے نیکی پہنچتی ہے۔

(ملفوظات جلد 3 ص 612)

س: حضور انور نے احباب جماعت کو کن دعاؤں سے فیض یاب فرمایا؟

ج: حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے سچائی پر قائم رہنے والا بنائے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکموں کی کامل اطاعت کرنے والے ہم ہوں۔

س: حضور انور نے اس خطبہ جمعہ کے آخر میں کس راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے کا ذکر فرمایا؟

ج: حضور انور نے مکرم جواد کریم صاحب آف لاہور کا ذکر فرمایا۔

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

10

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

حضور انور کی جلسہ گاہ خواتین میں آمد، تقسیم انعامات اور پُر معارف خطاب

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

29 جون 2013ء

(حصہ اول)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چار بجے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کے انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

جلسہ گاہ خواتین میں آمد

آج پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خواتین کے جلسہ سے خطاب تھا۔

آج لجنہ سیشن کا آغاز صبح دس بجے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی زیرصدارت ہوا جو دوپہر پونے بارہ بجے تک جاری رہا۔ اس سیشن میں تلاوت قرآن کریم اور اردو اور جرمن زبان میں دو نظموں کے علاوہ تین تقاریر ہوئیں۔

پروگرام کے مطابق دوپہر بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ نیشنل صدر لجنہ و ناظمہ اعلیٰ لجنہ جلسہ محترمہ امۃ الحی صاحبہ نے اپنی نائب ناظمات کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور خواتین نے والہانہ انداز میں نعرے بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔

لجنہ کے اس اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو محترمہ درنجم لون صاحبہ نے کی اور سمیرا نیر رانا صاحبہ نے اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ نائمہ عزیز بھٹی نے حضرت اقدس مسیح موعود کے منظوم کلام ع

جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا

میں سے منتخبہ اشعار پیش کئے۔

تقسیم انعامات

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کو اسناد عطا فرمائیں اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے ان طالبات کو میڈلز پہنائے۔ تعلیمی ایوارڈ حاصل کرنے والی ان خوش نصیب طالبات کے نام درج ذیل ہیں۔

1۔ عائشہ نصرت احمد صاحبہ ماسٹرز سوشل سائنس اینڈ پولیٹکس 88 فیصد نمبر
2۔ نوید الظفر خان صاحبہ بیچلر آف آرٹس ان بزنس ایڈمنسٹریشن 95 فیصد نمبر
3۔ صائمہ لطیف صاحبہ بیچلر آف سائنس جنرل نرسنگ 88 فیصد نمبر
4۔ منزہ قمر احمد صاحبہ ماسٹرز ان بائیالوجی 99 فیصد نمبر
5۔ ثمائلہ احسان اللہ صاحبہ بیچلر آف سائنس ان انڈسٹریل میتھ میٹکس 85 فیصد نمبر
6۔ مبشرہ بندیشہ صاحبہ بیچلر آف آرٹس ان ایجوکیشن 90 فیصد نمبر
7۔ امۃ القیوم انور صاحبہ بیچلر آف آرٹس ان آرکیٹیکٹس 87 فیصد نمبر
8۔ مدیحہ فاطمہ صاحبہ ڈاکٹر آف میڈیسن
9۔ ڈاکٹر حزبۃ الصبور خان ماسٹرز ان ہیلتھ سائنس 99 فیصد نمبر
10۔ صفورہ جمیل کھوسہ صاحبہ پری میڈیکل
11۔ Johaina حامد صاحبہ بیچلر آف سائنس ان انوائرمینٹل GPA3.81
12۔ عمرانہ صباحت احمد صاحبہ بیچلر آف سائنس ان بائیوٹیکنالوجی 88 فیصد نمبر
13۔ ڈاکٹر سعدیہ راجہ صاحبہ پی ایچ ڈی ان آرگینک کیمسٹری
14۔ حمیرہ نزہت ملک صاحبہ بیچلر آف سائنس ان ایجوکیشن 87 فیصد نمبر
15۔ سدرہ خان صاحبہ بیچلر آف آرٹس ان سوشل سائنسز 92 فیصد نمبر
16۔ نعیمہ انیس صاحبہ بیچلر آف سائنس ان سائنٹفک پروگرامنگ 88 فیصد نمبر
17۔ امۃ الرفیق اٹھوال صاحبہ بیچلر آف آرٹس ان بزنس ایڈمنسٹریشن 90 فیصد نمبر
18۔ صالحہ کوکب اختر صاحبہ ماسٹر ان ہسٹری جیوئس سٹڈی 90 فیصد نمبر
19۔ ناصرہ احمد سندھو صاحبہ ماسٹر ان کمپیوٹر سائنسز 89 فیصد نمبر
20۔ نادیہ خلیل صاحبہ بیچلر آف آرٹس ان میڈیا 87 فیصد نمبر
21۔ یاسمین محمود صاحبہ بیچلر آف آرٹس ان ریلیجس سائنس 94 فیصد نمبر
22۔ سعدیہ ہیوبش صاحبہ ماسٹرز ان ہیومینٹیز (Humanities) 91 فیصد نمبر
23۔ کاشفہ احمد صاحبہ بیچلر آف آرٹس ان بزنس ایڈمنسٹریشن 94 فیصد نمبر
24۔ Anna طارق صاحبہ بیچلر آف آرٹس ان کمپیریٹو ریلیجس سائنس 87 فیصد نمبر
25۔ سائرہ Sosan بھٹی صاحبہ بی ایس آنرز سائیکالوجی GPA3.78
26۔ طوبیٰ قیصر صاحبہ اے لیول 96 فیصد نمبر
27۔ نائیلہ احمد صاحبہ اے لیول 99 فیصد نمبر
28۔ طاہرہ منصور احمد صاحبہ اے لیول 93 فیصد نمبر
29۔ عطیۃ الحی مشہود صاحبہ اے لیول
30۔ عروسہ سہیل صاحبہ اے لیول 96 فیصد نمبر
31۔ ملیحہ احمد صاحبہ اے لیول 93 فیصد نمبر
32۔ فاطمہ سویرا احمد صاحبہ اے لیول 96 فیصد نمبر
33۔ شازیہ آصف صاحبہ او لیول
34۔ شازیہ رشید چوہدری صاحبہ او لیول
35۔ سحرش مبارک صاحبہ ماسٹر آف سائنس ان بائیالوجی 85 فیصد

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بارہ بجکر پچیس منٹ پر لجنہ سے خطاب فرمایا۔

خواتین سے خطاب

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے سورۃ الحدید کی آیت نمبر 22،21 کی تلاوت فرمائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جان لو کہ دنیا کی زندگی محض کھیل کود اور نفس کی خواہشات کو پورا کرنے کا ایسا ذریعہ ہے جو اعلیٰ مقصد سے غافل کر دے اور سج دھج اور باہم ایک دوسرے پر فخر کرنا ہے اور اموال اور اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرنا ہے۔ یہ زندگی اس بارش کی مثال کی طرح ہے جس کی روئیدگی کفار کے دلوں کو لبھاتی ہے۔ پس وہ تیزی سے بڑھتی ہے پھر تو اسے زرد ہوتا ہوا دیکھتا ہے پھر وہ ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے اور آخرت میں سخت عذاب مقدر ہے۔ نیز اللہ کی طرف سے مغفرت اور رضوان بھی۔ جبکہ دنیا کی زندگی تو محض دھوکہ کا ایک عارضی سامان ہے۔ اپنے رب کی مغفرت کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھو اور اس جنت کی طرف بھی جس کی وسعت آسمان اور زمین کی وسعت کی طرح ہے۔ جوان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں۔ یہ اللہ کا فضل ہے وہ اس کو جسے چاہے دیتا ہے اور اللہ عظیم فضل والا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ آیات جن کی میں نے تلاوت کی ہے یہ وہی آیات ہیں جو اس اجلاس کے شروع میں بھی آپ کے سامنے تلاوت کی گئیں۔ ان آیات میں مومنین اور غیر مومنین کی بعض خصوصیات کا ذکر کیا گیا ہے یعنی دنیاداروں کی بعض خصوصیات کا ذکر کیا گیا ہے۔ پہلی آیت جو میں نے تلاوت کی اس کے آخر میں جو نتیجہ نکالا گیا ہے اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ صرف دنیا کے حصول کے لئے ان باتوں کو اپنانے سے بچ کر انسان خدا تعالیٰ کی رضا اور مغفرت حاصل کرنے والا بن سکتا ہے یا دوسرے لفظوں میں یہ کہہ لیں کہ یہی باتیں دنیادار کو خدا تعالیٰ سے دور لے جاتی ہیں اور یہی باتیں ایک مومن کو خدا تعالیٰ کا قرب بھی دلا سکتی ہیں اور اس زمانے میں جو حضرت مسیح موعود کا زمانہ ہے ان باتوں کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ یہی زمانہ ہے جس میں دنیاداری کی چمک دمک اپنی انتہاء کو پہنچی ہوئی ہے اور انسان اس کی طرف اس طرح دوڑ رہا ہے کہ خدا تعالیٰ کے وجود سے ہی غافل ہو رہا ہے۔ بلکہ مسلمان کہلانے والے بھی دین کو چھوڑ کر دنیا کی طرف راغب ہو رہے ہیں کہ اپنے مقصد پیدائش کو بھی بھولتے چلے جا رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سورۃ جمعہ میں بھی جس میں مسیح موعود کی آمد کا ذکر ہے اس کے آخر میں یہی توجہ دلائی گئی ہے کہ تم بھی دنیاداری کی طرف جاتے ہوئے اپنے فرائض کو بھول رہے ہو، اپنی عبادتوں کو چھوڑ رہے ہو۔ حالانکہ اس کھیل کود اور دنیا داری سے بڑھ کر فائدے اور رزق اللہ تعالیٰ کے ہاں موجود ہیں جن کو تم حاصل کر سکتے ہو۔ پھر دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ تم تقویٰ کو چھوڑ کر دنیاداری کے پیچھے چل پڑے ہو تو تمہاری عقلیں ہی ماری گئی ہیں۔ پس یقیناً دنیاداروں کی عقلیں ماری جاتی ہیں تو وہ تقویٰ سے دور ہٹتے ہیں اور دنیا کی جاہ و حشمت اور چکاچوند انہیں سب سے بڑی Attraction یا دلچسپی اور فائدے کی چیز نظر آتی ہے۔ پس ایسے لوگ مومن کبھی نہیں ہوسکتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اب ان آیات کے حوالے سے میں مختصراً ان

باتوں کا ذکر کروں گا جو اللہ تعالیٰ نے دنیا دار کی نشانیاں بتائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سن لو اور غور سے سن لو کہ یہ زندگی جو تم دنیا میں گزار رہے ہو اگر تمہیں اعلیٰ مقاصد سے غافل کر رہی ہے تو صرف لہو و لعب ہے یعنی کھیل کود ہے۔ لہو کھیل کود کرنے والے کو بھی کہتے ہیں اور ہنسی ٹھٹھا کرنے والے کو بھی کہتے ہیں اور لعب بھی تقریباً یہی معنی دیتا ہے لیکن اس کے معنوں میں زیادہ عموم ہے، زیادہ وسیع معنی ہو جاتے ہیں۔ بعض کھیل کود تو فائدہ مند بھی ہوتے ہیں اگر حد اعتدال کے اندر رہ کر کھیلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کرنے والے نہ ہوں۔ ہر وقت صرف کھیل کود کی طرف ہی دھیان نہ ہو۔ لیکن یہ ایسا کھیل کود ہے جس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ بالکل ہی لغو اور بیہودہ کام ہیں جو انسان کو بالکل بامقصد زندگی سے دور کر دیتے ہیں اور پھر اتنا دور انسان چلا جاتا ہے کہ اس پر دوام اختیار کر کے اس پر مستقل چلتے ہوئے اپنے مقصد حیات کو بھول جاتا ہے۔ انسان خود اپنے آپ پر خدا تعالیٰ کی طرف واپسی کے سارے راستے بند کر لیتا ہے۔ آج آپ دیکھ لیں دنیا کی گناہ آلود زندگی اس لہو و لعب کا نتیجہ ہے اور سب واپسی کے راستے بھی بند ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے بند نہیں کئے خود لوگوں نے اپنے اوپر بند کر لئے ہیں۔ مثلاً جؤا ہے تو اس کے کھیلنے کے لئے بھی نئے سے نئے طریقے ایجاد ہوئے ہوئے ہیں۔ ہر جگہ ہر سروس سٹیشن پر، مارکیٹوں میں جوئے کی مشینیں لگی ہوئی نظر آتی ہیں اور تو اور بعض کھیلیں، کھیل کھیل میں بچوں کو جؤا سکھا رہی ہوتی ہیں۔ پھر ہر قسم کی کھیل ہے جو جسمانی صحت کے لئے ضروری ہے لیکن اس پر بھی شرطیں لگ رہی ہوتی ہے۔ ہزاروں لاکھوں لوگ اس میں رقمیں ہار رہے ہوتے ہیں اور رقمیں ہار کر دیوالیہ ہو رہے ہوتے ہیں۔ یہ پتہ ہوتا ہے کہ سب کچھ لٹ رہا ہے لیکن ایسی آنکھیں بند ہو جاتی ہیں، دنیا داری میں ایسے ڈوب جاتے ہیں کہ ہوش ہی نہیں ہوتی کہ سب کچھ جو ہمارا ختم ہو رہا ہے ہم اس کو سنبھالنے کی فکر کریں۔ پھر fun کے نام پر ہلڑ بازی اور ناچ گانے ہیں۔ لڑکے لڑکیاں گروپ بنا کر پھرتے ہیں ایک دوسرے پر پھبتیاں کستے ہیں۔ گروپوں کی صورت میں ایک دوسرے کا مذاق اڑایا جاتا ہے، استہزاء کئے جاتے ہیں اور یہ باتیں نوجوانوں میں اتنی زیادہ راہ پاتی جا رہی ہیں کہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کو اب اس کی فکر ہونی شروع ہو گئی ہے اور یہ فکر ان کی بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ تو اس قسم کی تمام چیزیں جو دنیاوی ہاؤ ہو اور چمک دمک کی طرف لے جاتی ہیں لہو و لعب ہیں اور یہ باتیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک بے مقصد اور زندگی کے انعام کا ضیاع ہے۔ زندگی تو اللہ تعالیٰ کا ایک انعام ہے۔ جس سے انسان کو فائدہ اٹھانا چاہئے لیکن بجائے فائدہ اُٹھانے کے انسان اپنی زندگی برباد کر رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر اس آیت میں لہو و لعب کے بعد جس چیز کا ذکر فرمایا وہ زینت کا اظہار ہے یعنی ظاہری سج دھج۔ اس میں لباس کی سج دھج بھی ہے۔ میک اپ کی زینت بھی ہے، گھروں کی خوبصورتی اور انہیں سجانا بھی ہے، غرض کہ ہر قسم کی ظاہری خوبصورتی ہے اور زینت کا اظہار خاص طور پر عورتوں میں بہت ہوتا ہے۔ بعض میک اپ سے زینت کر رہی ہوتی ہیں اور بعض اپنے آپ کو زیوروں سے لاد کر زینت کر رہی ہوتی ہیں۔ بعض مہنگے قسم کے لباس پہن کر زینت کے سامان کر رہی ہوتی ہیں۔ بعض فیشن ایبل کپڑے پہن کر جس سے ان کے جسم نمایاں ہوں زینت کر رہی ہوتی ہیں۔ اور پھر آج کل اس زینت نے زینت کے نام پر بے حیائی کی شکل اختیار کر لی ہے۔ شرم و حیا کی تمام حدوں کو پامال کر دیا گیا ہے جیسا کہ میں نے کہا لباس بے حیائی والا لباس ہوتا چلا جا رہا ہے۔ پھر بڑے بڑے اشتہاری بورڈز کے ذریعہ سے، ٹی وی پر اشتہارات کے ذریعہ سے، انٹرنیٹ پر اشتہارات کے ذریعہ سے بلکہ اخباروں کے ذریعہ سے بھی اشتہار دیئے جاتے ہیں کہ شریف آدمی کی اس پر نظر پڑ جائے تو شرم سے نظر جھک جاتی ہے اور جھکنی بھی چاہئے۔ ماڈرن سوسائٹی اور روشن خیالی کے نام پر یہ سب کچھ ہوتا ہے۔ بہرحال جیسا کہ میں نے کہا یہ زینت اب بے حیائی بن چکی ہے یعنی زینت کے نام پر بے حیائی کی اشتہار بازی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دنیا دار کی ایک بہت بڑی بیماری فخر کرنا ہے۔ کہیں دولت پر فخر ہے، کہیں خاندان پر فخر ہے، کہیں اچھی کار پاس ہونے پر فخر ہے کہ میں نے نئے ماڈل کی کار لے لی یا مہنگی قسم کی کار لے لی۔ کہیں گھر بڑا ہونے پر فخر ہے۔ حتی کہ جیسا کہ میں نے کہا بعض کو اپنے فیشن ایبل ہونے پر بھی فخر ہے اور اس حد تک فیشن ایبل ہونے پر کہ فیشن کے نام پر برائے نام لباس اور حیاء کے مٹ جانے پر بھی فخر ہے۔ اس میں مرد اور عورت سب شامل ہیں۔ مرد یہ کہتے ہیں کہ ہماری بیوی فیشن ایبل ہونی چاہئے چاہے حیا نظر آئے یا نہ نظر آئے۔ پھر دنیا دار کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ نیکی میں آگے بڑھنے کی دوڑ میں شامل ہونے کی فکر نہیں کرتے بلکہ دنیا دار کو فکر ہوتی ہے تو یہ کہ میں اولاد میں آگے بڑھ جاؤں۔ میرے بیٹے فلاں رشتہ دار سے زیادہ ہیں۔ اولاد کی نیکی کی فکر نہیں ہوتی بلکہ لڑکے ہونے کی فکر ہوتی ہے اگر لڑکیاں ہوں تو پھر ماں باپ دونوں کو فکر ہو رہی ہوتی ہے۔ اس بات پر فخر ہوتا ہے کہ ہمارا بیٹا ہے ہمارے کاروبار کو آگے چلائے گا۔ ہمارے بزنس کو پتہ نہیں کہاں سے کہاں تک لے جائے گا۔ ان کی یہ خواہشات ہوتی ہیں کہ ہماری نسل اس سے چلے گی۔ یہ نہیں جانتے کہ بیٹا اس قابل بھی ہوگا کہ کاروبار آگے لے جا سکے گا یا کاروبار لٹانے والا ہوگا۔ یہ نہیں جانتے کہ بیٹے سے نسل چل بھی سکے گی یا نہیں۔ یہ بھی نہیں جانتے کہ بیٹا خاندان کی نیک نامی کا باعث ہوگا یا نہیں۔ بہرحال یہ سب دنیا داروں کی خواہشات ہیں۔ جن میں عورتیں بھی شامل ہیں اور مرد بھی شامل ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان دنیاوی خواہشات کا انجام اس فصل کی طرح ہے جو تیزی سے بڑھتی ہے اس کو دیکھ کر انسان بہت خوش ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ میں اس سے یہ فائدہ اٹھاؤں گا اور وہ فائدہ اٹھاؤں گا لیکن ہوتا کیا ہے، ایک دن ایسی جلا دینے والی، تباہ کرنے والی ہوا اس پر چلتی ہے جو اس کو چورہ چورہ کر کے ضائع کر دیتی ہے۔ پس اس طرح دنیا داروں کی لہو و لعب، دنیا داروں کی زینت کے اظہار، دنیا داروں کے اپنے کاموں یا اپنے مالوں پر فخر، دنیا داروں کے اپنے مالوں پر انحصار اور اس کے حصول کے لئے جان توڑ کوشش، دنیا داروں کے اولاد کے لئے بے چین ہونے کی حالت، قطع نظر اس کے کہ وہ اولاد نیک صالح ہو، انجام کار دنیا داروں کو جہنم میں دھکیلنے کا باعث بن جاتی ہے۔ پس دنیا داروں کو اس دھوکے سے باہر نکلنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رضوان کی تلاش کرنی چاہئے۔ پس یہ فرما کر ان دنیاوی چیزوں میں جہنم ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ نے ساتھ ہی فرما دیا کہ مغفرت اور رضوان بھی ہے۔ یہ بھی بتا دیا کہ یہی جہنم میں لے جانے والی چیزیں ہیں جو جنت میں لے جانے کا سامان بھی مہیا کرتی ہیں۔ پس ایک مومنہ اور ایک مومن کو انہی دنیاوی چیزوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بنانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والا بنانا چاہئے۔ اپنے مقصد پیدائش کو سامنے رکھتے ہوئے ایک مومن اور مومنہ نے دنیا کو اپنی لونڈی بنانا ہے اور بنانا چاہئے۔ پس یہ دنیا جہاں دنیا دار کی زندگی کا مقصد ہے اور خدا تعالیٰ سے دور کرنے والی ہے وہاں ایک مومن کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے حصول کا ذریعہ بھی ہے۔ ایک مومن مرد ہو یا عورت جب اللہ تعالیٰ کے دنیاوی فضلوں کو دیکھتے ہیں تو انہیں صرف دنیاوی خواہشات کے پورا کرنے کا ذریعہ نہیں بناتے۔ دنیا داروں کی طرح یہ نہیں کہتے کہ یہ سب مجھے اس لئے ملا ہے کہ میں اس کا حقدار تھا یا میں حقدار تھی۔ دنیا کی دولت اور آسائشیں سہولت کے تمام سامان ایک مومن کو اور ایک مومنہ کو ان اعلیٰ مقاصد سے غافل نہیں کرتے جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے اور ان میں سب سے بڑا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنا ہے۔ ان نعمتوں کے بڑھنے پر اللہ تعالیٰ کے حضور ایک مومنہ اور ایک مومن مزید جھکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اس کی نعمتوں کا ذکر اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا حق ادا کر کے کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو دولت دی ہے اس کا اظہار صرف اپنی زینت کے سامان کر کے نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے حاصل کرنے کے لئے اپنے محروم بہن بھائیوں جن میں صرف خونی رشتے کے بہن بھائی شامل نہیں بلکہ انسانی رشتوں کے بہن بھائی شامل ہیں ان کے بھی حق ادا کرنے کی کوشش کرتے، ان کی بھی مدد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس انسانیت کے رشتوں کو نبھانے کے لئے جب اپنی زینت کے لئے ایک مومن کو حکم ہے کہ اعلیٰ لباس بناؤ تو غریب کا تن ڈھانپنے کی زینت کے بھی سامان کرو کہ غریب کی زینت تو سادہ لباس سے ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس کی عزت اور عفت کی حفاظت اس لباس سے ہو رہی ہوتی ہے۔ پھر اگر ایک مومنہ جب اپنا سوچے تو ساتھ ہی اس غریب دلہن کا بھی سوچے جو خوبصورت لباس سے محروم ہے۔ اگر یہ سوچ ہوگی تو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس زینت کا اظہار بھی مقبول ہو جاتا ہے کیونکہ زینت کا سامان تو کیا لیکن اپنی زینت کا نہیں، صرف دنیا دکھاوے کے لئے نہیں، اپنے حسن کے اظہار کے لئے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی محبت کے حصول کے لئے ساتھ ہی دوسرے کی زینت کا سامان بھی کیا۔ پس زینت کا لفظ اپنی ذات میں برا نہیں ہے کہ انسان سمجھے کہ ہر حال میں زینت بری چیز ہے۔ جب ظاہری زینت اللہ تعالیٰ کی نعمت کے اظہار کے طور پر کرتے ہوئے غریبوں کی زینت کی بھی فکر ہو تو اس کا انجام اس فصل کی طرح نہیں ہوگا جسے گرم آگ کا بگولہ جھلسا کر خاک کر دے بلکہ اس کا انجام اس بیج کی طرح ہوگا جس کو سات سو گنا تک پھل لگتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ قدرت رکھتا ہے کہ اس سے بھی زیادہ پھل عطا کرے۔ پس یہی زینت سات سو گنا یا اس سے بھی زیادہ ثواب دلوانے کا موجب بن جاتی ہے۔ اور ایک احمدی عورت کو ایسی ہی زینت کی تلاش کرنی چاہئے۔ اگر کشائش ہے تو جہاں اپنے لئے زیور کے سیٹ جمع کئے ہیں وہاں ایک چھوٹا سا زیور ایک غریب دلہن کی زینت کے لئے بھی بنا کر دے دیں۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مغفرت کے سامان کرنے والا بناتا ہے۔ یہاں یہ بھی واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ایک مومنہ عورت کو اللہ تعالیٰ نے عموماً زینت کی حفاظت اور اسے چھپانے کا کہا ہے سوائے اس کے جو زینت خودبخود ظاہر ہو جائے۔ یہاں خودبخود ظاہر ہونے والی زینت سے مراد ظاہری قد کاٹھ ہے، ہاتھ پاؤں وغیرہ

ہیں۔ اور قد کاٹھ وغیرہ ایسی زینت ہے جو چھپ نہیں سکتی۔ اس لئے اس کے بارے میں فرما دیا کہ یہ تو مجبوری ہے۔ اس حد تک تو عورت کی زینت بے شک ظاہر ہو جائے۔ کیونکہ اس نے باہر نکلنا ہے۔ کام کاج بھی کرنے پڑتے ہیں۔ لیکن اگر خوبصورت کپڑے پہنے ہوئے ہیں، میک اپ کیا ہوا ہے، خوبصورت زیور ہاتھ پاؤں میں ڈالا ہوا ہے، اپنے ہاتھوں پاؤں کو سجایا ہوا ہے، بالوں کو خوبصورتی سے بنایا ہوا ہے۔ تو یہ سب حیاء کے دائرے میں رہتے ہوئے محرم رشتوں کے سامنے تو جائز ہے لیکن ہر ایک کے سامنے اس کا اظہار جائز نہیں۔ یہاں یہ بھی واضح کر دوں کہ لباس کے معاملہ میں بھی محرم رشتوں کے سامنے بھی حیاء دار لباس ضروری ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں ہم گھروں میں جینز کے اوپر چھوٹی ٹی شرٹ پہن لیتے ہیں۔ ایسا لباس باپ بھائی کے سامنے بھی جائز نہیں۔ صرف اگر گھر میں خاوند ہے تو اور بات ہے لیکن اگر دوسرے رشتہ دار آ رہے ہیں تو چاہے وہ لباس گھر میں پہنا وہ بھی صحیح نہیں ہوتا۔ حیا دار لباس بہرحال گھر میں بھی ہونا چاہئے۔ پس جب زینت کے ایسے سامان کرو یعنی زیور پہنے ہوں تو اسے چھپانے کا حکم ہے۔ اس حالت میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمہاری زینت پردے میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہاری زینت اب پردے میں ہے۔ پردہ کرو گی تو یہ تمہاری زینت کا اظہار ہے جس کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔ اگر یہ نہیں تو یہ ساری سج دھج، زینت، میک اپ، بے پردگی تمہیں ایک وقت میں ایسی حالت میں کر دے گی کہ تم ہاتھ ملو گی۔ تمہاری اس زینت کے اظہار کی وجہ سے وقتی طور پر تو شاید جو دنیا دار عورتیں ہوتی ہیں ان کو ایسی سوسائٹی میں جو دنیاداروں کی سوسائٹی ہے، پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا جائے لیکن ایسے لوگوں کا جو دنیا دار ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ انجام بتاتا ہے کہ وہ بھوسے کی طرح ہوتے ہیں جو ضائع ہو جاتے ہیں بلکہ ان کی اگلی نسلیں بھی ضائع ہونے کا امکان پیدا ہو جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مجھے کسی نے بتایا کہ ایک خاتون یہاں سے کینیڈا گئیں تو وہاں ایک ایسی خاتون سے ان کا سامنا ہو گیا جنہوں نے دنیا کی خاطر اپنا پردہ اتار دیا تھا۔ پاکستان سے باہر جب ایک طبقہ آتا ہے تو ان میں ایسے بھی لوگ ہیں جو سب سے پہلے پردہ اتارنے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ وہاں انہوں نے بڑے اچھے پردے کئے ہوتے ہیں۔ بہرحال جس نے پردہ اتارا ہوا تھا جرمنی سے جانے والی خاتون ان کو ملیں تو کینیڈا والی خاتون کہنے لگیں کہ تم کس دنیا میں رہ رہی ہو۔ اب یہ سکارف اور برقعے کا زمانہ نہیں رہا۔ یہاں سے جانے والی خاتون کی یہ خوبی ہے کہ اس نے سکارف اور برقعہ پہنا ہوا تھا۔ کینیڈا میں عموماً احمدی عورتیں حیادار ہیں، لباس کا خیال بھی رکھتی ہیں لیکن بعض ایسی بھی ہیں جو احمدی معاشرہ کو خراب کرنے کے درپے ہیں اور اگر اپنی ذات کی حد تک خراب کر رہی ہیں جو یہاں بھی شاید ہوں اور دوسرے ملکوں میں بھی ہوتی ہیں تو کوئی حرج نہیں لیکن اگر ایک مہم کی صورت میں دوسروں کو بھی خراب کر رہی ہیں تو ان سے بہرحال ہر عقلمند عورت کو بچنا چاہئے۔ اس دفعہ بھی دورہ پر کینیڈا میں جب میں نے عمومی توجہ دلائی تو اکثریت نے ایسی حرکتوں سے بیزاری کا اظہار کیا تھا بلکہ ایک بچی کو میں نے توجہ دلائی کیونکہ اس کا لباس صحیح نہیں تھا تو اس نے مجھے لکھا کہ وہ لباس جو آپ نے ناپسند کیا تھا وہ میں نے کوڑے کے ڈبے میں پھینک دیا اور آئندہ میں عہد کرتی ہوں کہ وہ لباس کبھی نہیں پہنوں گی۔ تو یہ ہے احمدی لڑکیوں کا کردار جو زینت کی حقیقت کو ابھارتا ہے۔ پس آپ میں سے بھی جو ایسے لوگوں سے متاثر ہوتی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنی زینت کی حفاظت کی فکر نہیں وہ یاد رکھیں کہ ایسے لوگوں سے متاثر ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ کسی کے انجام کا فیصلہ کسی دنیادار نے نہیں کرنا بلکہ خدا تعالیٰ نے کرنا ہے اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ انجام بخیر کے لئے میری ہدایات پر چلو، میری باتوں پر عمل کرو۔ میری ہدایت کے مطابق زینت کا اظہار اور اس کو چھپانا جنت میں لے جانے والا بنائے گا اور میری ہدایت کے خلاف زینت کا اظہار عذاب کا مورد بنائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر جہاں اللہ تعالیٰ نے باہم ایک دوسرے پر فخر چاہے وہ دماغی صلاحیتوں اور تعلیمی قابلیتوں پر ہو چاہے اپنی خوبصورتی اور زینتوں کی وجہ سے ہو چاہے وہ اولاد اور مال کے ذریعہ سے ہو چاہے جسمانی طاقت کے لحاظ سے ہو ہر ایک فخر کو ناپسند فرمایا ہے اور ایسے فخر پر برے انجام سے ڈرایا ہے لیکن جب خدا تعالیٰ کی خاطر فخر ہو تو یہ فخر جنت کے دروازے کھول دیتا ہے۔ اگر آپ دنیا دار کے سامنے یہ کہتی ہیں کہ میں اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتی ہوں اور دنیا کی باتیں اور ہنسی ٹھٹھا مجھ پر کوئی اثر نہیں کرتے اور مجھے اس بات پر فخر ہے تو یہ فخر اللہ تعالیٰ کی رضا کا حامل بنانے والا ہے۔ کیونکہ یہ فخر تکبر پیدا نہیں کرتا بلکہ عاجزی پیدا کرتا ہے اور یہ ہو نہیں سکتا کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر کیا جانے والا فعل کسی ایسے انجام کی طرف لے جانے والا ہو جس سے تباہی مقدر ہو۔ پس یہ وہ مقام ہے جو ہر احمدی عورت اور مرد کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہاں میں یہ بھی کہوں گا کہ زینت کے اظہار اور پردوں کے چھڑوانے میں مردوں کا بھی ہاتھ ہے جب وہ اپنی بیویوں کو معاشرے سے متاثر ہو کر برقعہ اور نقاب اتارنے کا کہتے ہیں۔ بعض یہاں جرمنی میں بھی ہیں اور بعض دوسرے ملکوں میں بھی ہیں۔ لیکن بعض ملکوں میں عورتیں مردوں کی یہ شکایت مجھ تک پہنچا بھی دیتی ہیں کہ اس طرح ہمارے مرد ہمیں مجبور کرتے ہیں۔ پس ایسے مردوں کو بھی اپنی حالتوں کو بدلنے کی ضرورت ہے اور عورتوں کو بھی ایسے مردوں کی باتیں ماننے سے انکار کر دینا چاہئے جو شریعت میں دخل اندازی کے موجب بنتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر جیسا کہ میں نے کہا کہ مال میں آگے بڑھنے کی دوڑ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اسے یہ چیز ناپسند ہے اور دنیا کے دھوکوں میں سے ایک دھوکا ہے۔ ایک عارضی بڑائی کا اظہار ہے۔ اور انجام کار اللہ تعالیٰ کی سزا کا مورد بنا دیتا ہے۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ مال اگر ایسی ہی بری چیز ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اظہار کس طرح ہو۔ اس بارہ میں پہلے ہی کچھ کہہ آیا ہوں۔ بہت ساری نعمتیں مال سے وابستہ ہیں تو واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ نے مال کمانے سے منع نہیں فرمایا۔ بعض صحابہ کروڑوں کے مالک تھے۔ بڑی بڑی وادیاں ان کے جانوروں اور ریوڑوں سے بھری ہوئی تھیں۔ بیشمار ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں بکریاں بھیڑیں اور دوسرے جانور تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض کو ان کے مال بڑھنے کی ایسی دعا بھی دی کہ وہ کہتے ہیں کہ اس دعا کے بعد میں مٹی کو بھی ہاتھ لگاتا تھا تو وہ سونا بن جاتی تھی۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ واقعتاً مٹی سونا بن جاتی تھی بلکہ اس دعا سے ہر کاروبار میں ایسی برکت پڑتی تھی کہ مال بے انتہاء بڑھ جاتا تھا لیکن اس مال کو انہوں نے دنیا کے عارضی فائدہ کے لئے استعمال نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رضوان کا ذریعہ بنایا ہے۔ آج بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی عورتیں اور مرد ہیں جو اپنے مال میں برکت اور بڑھنے دعا کی کرواتے ہیں اور کوشش بھی کرتے ہیں۔ اس لئے نہیں کہ یہ مال کا بڑھنا ان کی کسی دنیاوی بڑائی کا موجب ہو بلکہ اس لئے کہ وہ اس مال سے جماعت کے لئے خرچ کریں، اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانیوں میں خرچ کریں، (بیوت) بنانے میں خرچ کریں، خدمت خلق کے لئے خرچ کریں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کوشش کریں۔ تو یہ ہوتی ہے ان کی نیت کہ اپنا مال بنانے کی دوڑ دنیا کے دکھاوے کے لئے نہیں ہوتی بلکہ خدا تعالیٰ کی راہ میں دینے کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے احمدی ہیں، ایسی عورتیں ہیں جو اپنے ہزاروں لاکھوں کے زیور دے جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ایسے مرد بھی ہیں جو لاکھوں یورو اور لاکھوں ڈالر خدا تعالیٰ کی راہ میں دے دیتے ہیں۔ یہاں جرمنی میں بھی ایسے لوگ ہیں جن کی خواہش ہے کہ وہ اکیلے یا ان کے خاندان بھی (بیوت) بنائیں یا اپنے علاقہ میں (بیت) بنائیں اور اس کے لئے انہوں نے لاکھوں یورو بھی دے دیئے۔ بظاہر ان کی حالت ایسی نہیں لگتی کہ وہ اتنی بڑی رقم دے سکتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے یہ سب کچھ کرتے ہیں لیکن بعض مالی لحاظ سے بہت کشائش رکھنے کے باوجود چندے کے معاملے میں کنجوس ہوتے ہیں۔ ان کی مال حاصل کرنے کی دوڑ خدا تعالیٰ کے لئے نہیں ہوتی بلکہ دنیا کے لئے ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر اولاد ایک نعمت ہے۔ اولاد سے محروم لوگ اس کے لئے دعائیں بھی کرواتے ہیں اور خود بھی دعائیں کرتے ہیں۔ علاج بھی کرواتے ہیں اور اس علاج کے لئے کسی خرچ کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ لیکن جب اولاد خدا کے مقابلے پر اور دین کے مقابلے پر کھڑی ہو جائے تو یہ اولاد نعمت کی بجائے تکلیف کا باعث بن جاتی ہے، اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بن جاتی ہے۔ اس لئے بچے کی پیدائش سے پہلے بھی اور بعد میں بھی ہمیشہ نیک صالح اولاد کی دعا کرتے رہنا چاہئے۔ یہ احمدی عورتوں پر، احمدی ماں باپ پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ایک نظام کے تحت ان کو اپنی اولادیں دین کی خدمت کے لئے پیش کرنے کا موقع میسر ہے۔ جنہوں نے پیش کر دیئے ان کو اب میں کہتا ہوں کہ ان کی تربیت کریں۔ جن ماؤں نے بڑی قربانی کر کے اپنے بچوں کو دین کی خاطر پیش کر کے وقف نو میں شامل کیا ہے ان کی تربیت کرنا بھی ان کا کام ہے اور وہ تربیت اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک اپنے ماں باپ کے پاک نمونے قائم نہیں ہوں گے۔ جن کو اللہ تعالیٰ آئندہ اولاد دے اور اولاد سے نوازے وہ بھی دعا کریں اور کوشش بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں یعنی ان کی اولاد کو دین سے وابستہ رکھے اور دین کا خادم بنائے۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والی اولاد ہو۔ وہ ماں باپ کے لئے ان کی زندگی میں بھی اور ان کے مرنے کے بعد بھی دعا کرنے والی ہو۔ پس جب ایسی اولاد ہو تو وہ ماں باپ کی مغفرت اور رضوان کا باعث بن جاتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ دنیا کے ظاہری سامان، یہ دنیا کی زینتیں، یہ دنیا کی عزتیں، یہ اموال جو تم دنیا میں حاصل کرتے ہو تمہاری اولاد جو تمہارے نفوس میں اضافے کا باعث بنتے ہیں یہ سب دو پہلو رکھتی ہیں۔ اگر دنیاوی مقصد ہو اور خدا تعالیٰ بھول جائے تو اس فصل کی طرح ہے جو تھوڑے عرصے کے لئے دل کو خوش کرتی ہے اور انجام کار چورہ چورہ ہو کر ہوا میں اڑ جاتی ہے اور ہاتھ کچھ بھی نہیں آتا اور انسان اللہ تعالیٰ کی سزا کا مورد بنتا ہے۔ لیکن اگر اپنے رب کی مغفرت کے

حصول کے لئے استعمال کرو۔اپنے رب کی مغفرت کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھو۔

پس اگران سب دنیاوی سامانوں کواللہ تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ بنائیں تو پھر یہ دنیاوی دوڑنہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت کی حصول کی دوڑ بن جاتی ہے جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ زمین وآسمان کی وسعتوں تک پھیلے ہوئے فضلوں سے نوازتا ہے۔یعنی لامتناہی فضلوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جوختم ہی نہیں ہوتا۔اللہ تعالیٰ اگلے جہان میں بھی ایسے انعامات سے نوازتا ہے جس کا احاطہ انسان کر ہی نہیں سکتا اور پھر اگلے جہان کی بات نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضوان چاہنے والوں کے لئے یہ دنیا بھی جنت بن جاتی ہے اور اگلا جہان بھی جنت بن جاتا ہے۔اگلے جہان میں بھی جنت ملتی ہے۔یعنی ایسی جنت جو زمین وآسمان میں پھیلی ہوئی ہے۔اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ دنیا بھی جنت بن جاتی ہے اور اخروی زندگی بھی جنت بن جائے گی۔ اللہ تعالیٰ دوسری جگہ فرماتا ہے ولمن خاف مقام ربه جنتٰن اورجواپنے رب کی شان سے ڈرتا ہے اس کے لئے دوجنتیں ہیں۔ دنیاوی بھی اور اخروی بھی۔ پس جب یہ سب کچھ جن کا ذکر ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رضوان کے لئے ہوگا تو یہ دنیا بھی جنت بن جائے گی اور بعد کی زندگی میں بھی جنت کا وعدہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایاوہ پورا ہوگا۔انشاءاللہ

پس ہمیں اس جنت کے حصول کی کوشش کرنی چاہئے۔حضرت مسیح موعود نے عورتوں کو جو نصائح فرمائی ہیں۔ اس میں سے چند فقرے پیش کرتا ہوں۔آپ فرماتے ہیں۔

”تقویٰ اختیار کرو۔ دنیا اور اس کی زینت سے بہت دل مت لگاؤ۔قومی فخر مت کرو۔کسی عورت سے ٹھٹھا ہنسی مت کرو۔کوشش کرو کہ تم معصوم اور پاک دامن ہونے کی حالت میں قبروں میں داخل ہو۔خدا کے فرائض نماز، زکوٰۃ وغیرہ میں سستی مت کرو“۔

پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے۔ تقویٰ وہ بنیادی چیز ہے جو اگر پیدا ہو جائے تو دنیا کی لہو ولہب سے بھی انسان بچ سکتا ہے۔دنیا اور دنیا کی زینتوں سے بھی انسان بچ سکتا ہے۔ہر قسم کے فخر سے بھی انسان بچ سکتا ہے۔ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ بھی ہوتی ہے۔ ایک مومنہ کی حیا کی بھی پاسداری ہوتی ہے۔اپنی عزت کی بھی حفاظت ہوتی ہے۔عبادات کے جو فرائض خدا تعالیٰ نے ہمارے ذمہ لگائے ہیں ان کی بھی ادائیگی ہوتی ہے اور مال کا خرچ بھی خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہوتا ہے۔اگر یہ چیزیں ہم اپنالیں، اس کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں تو ہم حقیقی احمدی کہلانے کے مستحق ہیں۔ اگر نہیں تو ہمارے دعوے کھوکھلے ہیں۔ خدا نہ کرے کہ ہم میں سے کوئی بھی کبھی بھی صرف کھوکھلے دعوے کرنے والا ہو۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس اے احمدی عورتو اور بچیو! اس زمانے میں حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آ کر اپنے آپ کو تقویٰ پر قائم رکھنے کی عہد کرنے والیو! اپنے آپ کو دنیا کی لہو ولہب سے دور رکھنے کا اعلان کرنے والیو! اپنی زینت کی قرآن حکیم کے حکم کے مطابق حفاظت کا اعلان کرنے والیو! اپنی عزت و ناموس کی حفاظت کرنے والیو! اپنے مالوں کو دنیا کی لذات کے بجائے دین کے پھیلانے پر خرچ کرنے کا عہد کرنے والیو! اپنی اولادوں کو دین کی خدمت کے لئے وقف کرنے کا عہد کرنے والیو! اپنے جائزے لیں اور دیکھیں کہ کس حد تک آپ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچتے ہوئے اپنی زندگی گزار رہی ہیں۔کس حد تک اپنے آپ کو اس کی مغفرت اور رضوان کی چادر میں لپیٹ رہی ہیں۔ کس حد تک اپنے آپ کو دنیا داری کے دھوکے سے بچا رہی ہیں۔کس حد تک اپنے عہدوں کو نبھا رہی ہیں۔کس حد تک آپ اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمتوں کی وسعتوں کی تلاش میں سرگرداں ہیں اور ایک حقیقی مومنہ بن کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بن رہی ہیں۔ کس حد تک اپنے خاوندوں کے گھروں کی نگران بن کر اپنی اولاد کو لہو ولعب کے خطرناک حملوں سے بچانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ کس حد تک اپنے خاوندوں کی دینی غیرت کے ابھارنے میں کوشش کر رہی ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹتے ہوئے ہمیشہ اس کے فضل کی وارث بنتی چلی جائیں۔اللہ کرے کہ ہر احمدی عورت اور مرد اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی مغفرت اور اس کی رضوان کے حصول کے لئے پہلے سے بڑھ کر کوشش کرنے والا ہو۔آمین

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب ایک بجکر پندرہ منٹ پر ختم ہوا۔بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

خواتین کے اس اجلاس کی کل حاضری 14387 تھی۔

بعدازاں لجنہ اور ناصرات کے مختلف گروپس نے عربی، اردو، جرمن، فارسی اور پنجابی زبانوں میں نظمیں اور ترانے پیش کئے اور لجنہ نے بلند آواز سے پُرجوش انداز میں نعرے بھی بلند کئے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ وقت کے لئے کم عمر بچوں والے ہال میں تشریف لائے۔ جہاں خواتین نے اپنے پیارے آقا کا دیدار کیا اور شرف زیارت پایا۔ یہاں بھی بچیوں نے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔

پونے دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ جلسہ گاہ سے باہر تشریف لائے۔

مشعل راہ

رمضان میں احمدی خود دعاؤں کے مزے چکھیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 22/اکتوبر 2004ء میں فرماتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ:”پیر بنیں۔پیر پرست نہ بنیں“۔ یہاں یہ بھی بتا دوں کہ بعض رپورٹیں ایسی آتی ہیں، اطلاعیں ملتی رہتی ہیں، پاکستان میں بھی اور دوسری جگہوں میں بھی، بعض جگہ ربوہ میں بھی کہ بعض احمدیوں نے اپنے دعا گو بزرگ بنائے ہوئے ہیں۔اور وہ بزرگ بھی میرے نزدیک نام نہاد ہیں جو پیسے لے کر یا ویسے تعویذ وغیرہ دیتے ہیں یا دعا کرتے ہیں کہ 20 دن کی دوائی لے جاؤ، 20 دن کا پانی لے جاؤ یا تعویذ لے جاؤ۔ یہ سب فضولیات اور لغویات ہیں۔میرے نزدیک تو وہ احمدی نہیں ہیں جو اس طرح تعویذ وغیرہ کرتے ہیں۔ایسے لوگوں سے دعا کروانے والا بھی یہ سمجھتا ہے کہ مَیں جو مرضی کرتا رہوں، لوگوں کے حق مارتا رہوں، مَیں نے اپنے بزرگ سے دعا کروالی ہے اس لئے بخشا گیا، یا میرے کام ہو جائیں گے۔اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے کہ مومن کہلانا ہے تو میری عبادت کرو، اور تم کہتے ہو کہ پیر صاحب کی دعائیں ہمارے لئے کافی ہیں۔ یہ سب شیطانی خیالات ہیں ان سے بچیں۔عورتوں میں خاص طور پر یہ بیماری زیادہ ہوتی ہے، جہاں جہاں بھی ہیں ہمارے ایشین (Asian) ملکوں میں اس طرح کا زیادہ ہوتا ہے یا جہاں جہاں بھی Asians اکٹھے ہوئے ہوتے ہیں وہاں بھی بعض دفعہ ہو جاتا ہے۔اس لئے ذیلی تنظیمیں اس بات کا جائزہ لیں اور ایسے جو بدعات پھیلانے والے ہیں اس کا سدباب کرنے کی کوشش کریں۔اگر چند ایک بھی ایسی سوچ والے لوگ ہیں تو پھر اپنے ماحول پر اثر ڈالتے رہیں گے۔نہ صرف ذیلی تنظیمیں بلکہ جماعتی نظام بھی جائزہ لے اور جیسا کہ مَیں نے کہا کہ چند ایک بھی اگر لوگ ہوں گے تو اپنا اثر ڈالتے رہیں گے۔اور شیطان تو حملے کی تاک میں رہتا ہے۔اللہ تعالیٰ کی بات ماننے والے بننے کی بجائے اس طرح بعض شرک میں پڑنے والے ہو جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ سب کو اس سے محفوظ رکھے۔لیکن مَیں پھر کہتا ہوں کہ یہ بیماری چاہے چند ایک میں ہی ہو، جماعت کے اندر برداشت نہیں کی جا سکتی۔اللہ تعالیٰ تو یہ دعا سکھاتا ہے کہ اپنے اپنے دائرے میں ہر ایک یہ دعا کرے کہ مجھے متقیوں کا امام بنا۔خلیفۂ وقت بھی یہ دعا کرتا ہے کہ مجھے متقیوں کا امام بنا۔اور یہ پیر پرست طبقہ کہتا ہے کہ ہم جو مرضی عمل کریں ہمارے پیر صاحب کی دعاؤں سے ہم بخشے جائیں گے۔اِنّا لِلّٰہ۔ یہ تو نعوذ باللہ عیسائیوں کے کفارہ والا معاملہ ہی آہستہ آہستہ بن جائے گا۔وہی نظریہ پیدا ہوتا جائے گا۔پس اس طرف چاہے یہ چھوٹے ماحول میں ہی ہو، بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ابھی سے اس کو دبانا ہو گا۔اور ہر احمدی یہ عہد کرے کہ اس رمضان میں اپنے اندر انشاءاللہ تعالیٰ انقلابی تبدیلیاں پیدا کرنی ہیں۔ ہر احمدی یہ کوشش کرے اور ہر احمدی خود ان دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کے قرب کے مزے چکھے بجائے اس کے کہ دوسروں کے پیچھے جائے۔

ایک روایت میں آتا ہے، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جس کے لئے باب الدعا کھولا گیا تو گویا اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے۔اور اللہ تعالیٰ سے جو چیزیں مانگی جاتی ہیں ان میں سے سب سے زیادہ اس سے عافیت مطلوب کرنا محبوب ہے۔اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دعا اس ابتلا کے مقابلے پر جو آچکا ہے اور اس کے مقابلہ پر بھی جو ابھی نہ آیا ہو، نفع دیتی ہے۔اے اللہ کے بندو! تم پر لازم ہے کہ تم دعا کرنے کو اختیار کرو۔ (ترمذی کتاب الدعوات۔باب ماجاء فی عقد التسبیح باللہ)

(روزنامہ الفضل 30 دسمبر 2004ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

جلسہ سیرت النبیؐ و داعیان کلاس

(جماعت احمدیہ ساہیوال شہر)

مکرم عبدالرحمٰن یوسف صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ ساہیوال تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 7 جولائی 2013ء کو اللہ کے فضل و کرم سے بیت الحمد ثانی ساہیوال میں جلسہ سیرت النبیؐ و داعیان کلاس کا انعقاد کیا گیا۔ جس کی صدارت محترم ناصر احمد سرا صاحب صدر جماعت ساہیوال شہر نے کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد دو تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر ''دعوت الی اللہ کے طریق'' کے موضوع پر مکرم ملک مبارک احمد صاحب مربی سلسلہ شہر نے اور دوسری تقریر محترم حمید اللہ خالد صاحب مربی ضلع ساہیوال نے اس موضوع پر کی کہ ''امام مہدی کو ماننا کیوں ضروری ہے؟ اس کے بعد اس پروگرام کا سب سے اہم حصہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی سوال و جواب کی سی ڈی (CD) پر مشتمل تھا۔ جلسے کے آخر پر صدر مجلس نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور مکرم حمید اللہ خالد صاحب مربی ضلع ساہیوال نے دعا کروائی۔ اس پروگرام میں کل حاضری 55 رہی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دعوت الی اللہ کا اہم فریضہ ادا کرنے کی بھرپور توفیق دے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم داؤد احمد صاحب ترکہ مکرم بشیر احمد صاحب)

مکرم داؤد احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم بشیر احمد صاحب وفات پا چکے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 31 بلاک نمبر 17 محلّہ دارالنصر برقبہ 1 کنال 27 مربع فٹ میں سے 10 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ محمود احمد کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم داؤد احمد صاحب (بیٹا)
2۔ مکرم محمود احمد صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم مقصود احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

درخواست دعا

مکرم محمد اکرم عمر صاحب مربی سلسلہ نظارت تعلیم القرآن وقف عارضی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھتیجے مکرم عطاء المحسن صاحب واقف نو ابن مکرم محمد اعظم طاہر صاحب مرحوم جو ملتان یونیورسٹی میں نیورو سائیکالوجی میں Ph.D کی تیاری کر رہے ہیں۔ گزشتہ دس بارہ یوم سے بخار اور وائرل انفیکشن کی وجہ سے بیمار و بیہوش ہیں۔ فضل عمر ہسپتال میں ایک ہفتہ رکھنے کے بعد انہیں الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں ریفر کیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ انہیں مینجائٹس (دماغی جھلی کی سوزش) ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم محض اپنے فضل و کرم سے اس کو کامل شفا اور صحت یابی سے نوازے اور ہر قسم کی پیچیدگی اور مابعد بیماری کے اثرات سے محفوظ و مامون رکھے۔ آمین

مکرم ہود احمد ملک صاحب ٹیچر نصرت جہاں کالج ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بہنوئی مکرم رضوان رشید چوہدری صاحب کینیڈا بیمار ہیں۔ ایک دفعہ کیموتھراپی ہو چکی ہے۔ لیکن طبیعت میں بہتری کے آثار نہیں ظاہر ہو رہے۔ دوبارہ ٹیسٹ ہوئے ہیں۔ درد بہت ہے کھانا پینا مشکل ہے۔ کمزوری بھی زیادہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے جملہ عوارض سے نجات دے اور صحت و تندرستی والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

مکرم رانا تسنیم اکبر صاحب تھری سٹار کمپیوٹر کالج روڈ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم رانا نسیم اکبر صاحب ابن مکرم محمد حنیف صاحب دارالیمن غربی سعادت ربوہ بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرمہ مبارکہ سردار صاحبہ دارالنصر وسطی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے بیٹے مکرم زاہد ندیم بھٹی صاحب جرمنی کو 10 جولائی 2013ء کو اللہ تعالیٰ نے 2 بیٹوں کے بعد بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچی کو وقف نو میں قبول فرماتے ہوئے کاشفہ ندیم نام عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم احمد خاں بھٹی صاحب مرحوم کلسیاں ضلع شیخوپورہ کی پوتی اور مکرم محمد انور چٹھہ صاحب آف ہمبرگ کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو والدین کیلئے قرۃ العین اور خادمہ دین بنائے اور صحت و سلامتی والی عمر دراز سے نوازے۔ آمین

ولادت

مکرم سہیل احمد صاحب واہ کینٹ تحریر کرتے ہیں۔

میری ہمشیرہ محترمہ ڈاکٹر سلمٰی مظفر صاحبہ اہلیہ مکرم مظفر احمد صاحب آف سویڈن کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 19 جولائی 2013ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت منیف احمد نام عطا فرماتے ہوئے وقف نو کی عظیم الشان تحریک میں بھی شمولیت کی اجازت مرحمت عطا فرمائی ہے۔ نومولود مکرم چوہدری منیر احمد صاحب مرحوم آف واہ کینٹ کا نواسہ اور مکرم منیر احمد صاحب سنوری کا پوتا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر والا، والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور بنی نوع انسان کیلئے مفید وجود بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم مسعود احمد طاہر صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 96 گ ب صریح ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

مکرم محمد اکرم صاحب ولد مکرم ولی محمد صاحب نائب صوبیدار (ر) بعمر 54 سال جگر کے عارضہ کی وجہ سے وفات پا گئے مرحوم کچھ عرصہ سے جڑانوالہ شہر میں رہائش پذیر تھے اور جماعت احمدیہ جڑانوالہ میں سیکیورٹی انچارج کے طور پر فعال خدمت سرانجام دیتے رہے۔ ملنسار، نیک فطرت صوم و صلوٰۃ کے پابند، غرباء کے خاموش خدمت گزار اور دوسری خوبیوں کے مالک تھے مورخہ 20 جولائی 2013ء کو مقامی قبرستان 96 گ ب صریح میں مکرم مظفر احمد باجوہ صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین کے بعد مکرم مربی صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی جو نہم اور گیارہویں جماعت میں پڑھ رہے ہیں اور پانچ بھائی سوگوار چھوڑے۔ مرحوم مکرم محمود احمد صاحب سیکرٹری تحریک جدید و زعیم مجلس انصار اللہ چک نمبر 96 گ ب صریح ضلع فیصل آباد کے چھوٹے بھائی تھے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ ان کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سیدنا بلالؓ فنڈ

احمدیت کیلئے اپنی جان کی قربانی پیش کرنے والوں کے خاندانوں کی کفالت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 14 مارچ 1986ء کے خطبہ جمعہ میں ایک فنڈ کا اعلان فرمایا۔ اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ!

''میں جماعت کو یہ بھی تسلی دلانا چاہتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں کوئی بھی خدا کی راہ میں مارا جانے والا ہرگز یہ وہم لے کر یہاں سے رخصت نہیں ہوتا کہ میرے بیوی بچوں کا کیا بنے گا۔ جماعت احمدیہ میں ایسے لوگوں کے بچے یتیم نہیں ہوا کرتے۔ یہ ایک زندہ جماعت ہے اور یہ ناممکن ہے کہ جماعت اپنے قربانی کرنے والوں کے اہل و عیال کو اور ان کے حقوق کو بھول جائے۔ ایسی جماعتوں کی زندگی کی ضمانت اس بات میں ہے کہ ان کے قربانی کرنے والوں کو اپنے پسماندگان کے متعلق کوئی فکر نہ رہے۔''

اس فنڈ کی عظمت اور اس کی اہمیت کے بارہ میں حضور نے فرمایا کہ!

''یہ ہرگز صدقہ کی تحریک نہیں بلکہ جو شخص اس میں حصہ لے گا وہ اسے اعزاز سمجھے گا اور خیال کرے گا کہ مجھے جتنی خدمت کرنی چاہئے تھی اتنی نہیں کی بلکہ بہت ہی معمولی خدمت کی توفیق پائی ہے۔''

اس تحریک میں حصہ لینے والوں کو نصائح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ!

''پوری طرح شرح صدر اور محبت کے جذبہ سے جو دینا چاہتا ہے وہ دے، ادنیٰ سا بھی تردد یا بوجھ ہو تو وہ ہرگز نہ دے۔ یہ ایک خاص نوعیت کی تحریک ہے جس میں بشاشت طبع ہی ضروری نہیں بلکہ طبیعت کا دباؤ ضروری ہے۔ دل سے بے قرار تمنا اٹھ رہی ہو، یہ خواہش پیدا ہو رہی ہو کہ میں اس میں شامل ہوں۔ آج ایک آنہ بھی جس کو توفیق ہو وہ بھی بہت عظیم دولت ہے وہ بھی خدا کی طرف سے ایک بہت بڑی سعادت ہو گی۔''

اس اعلان کے ایک روز بعد یعنی 15 مارچ 1986ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس تحریک کو سیدنا بلالؓ فنڈ کا نام عطا فرمایا۔

اس فنڈ میں چندہ کی ادائیگی کرنے والے احباب کے ناموں کی فہرست دعا کے لئے ہر ماہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں پیش کی جاتی ہے۔

(صدر سیدنا بلال فنڈ کمیٹی)

عطیہ خون خدمت خلق ہے

تعارف

اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مصنف: حافظ مظفر احمد صاحب
پبلشر: عبدالمنان کوثر صاحب
زیر اہتمام: شعبہ اشاعت مجلس انصاراللہ پاکستان
صفحات: 314

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کی ازواج کو اہل بیت کا خطاب عطا فرمایا اور انہیں امت کی مائیں بھی قرار دیا۔ رسول اللہ ﷺ کے عقد میں آنے والی 13 ازواج تھیں۔ ان میں سے تین غیر عرب اور بنی اسرائیل میں سے تھیں۔ باقی دس ازواج کا تعلق عرب قبائل سے تھا آنحضرت ﷺ کی زندگی میں حضرت خدیجہؓ، حضرت زینبؓ بنت خزیمہ اور حضرت ریحانہؓ نے وفات پائی۔

آنحضور ﷺ نے مکہ میں سب سے پہلے حضرت خدیجہؓ سے عقد فرمایا۔ پھر ان کی وفات کے بعد مکی دور میں ہی حضرت سودہؓ سے شادی ہوئی۔ جبکہ مدنی دور میں غزوہ بدر سے پہلے حضرت عائشہؓ سے شادی کی۔ اور حضرت میمونہؓ آنحضورؐ کی وہ آخری بیوی تھیں جن سے آپؐ نے نکاح فرمایا۔ آنحضورؐ کی تمام ازواج میں صرف دو بیویاں حضرت عائشہؓ اور حضرت ماریہؓ کنواری تھیں۔ باقی تمام ازواج میں سے 9 بیوہ اور 2 مطلقہ تھیں۔ حضرت خدیجہؓ اور حضرت سودہؓ رسول کریمؐ سے عمر میں بڑی تھیں۔ جبکہ چار ازواج کی پہلے خاوند سے اولاد بھی تھی۔

رسول اللہ ﷺ کی ازواج اور امہات المومنین کے تفصیلی حالات تک ہر ایک کی رسائی مشکل ہے اور پھر اگر ان سب پاکباز خواتین کی سیرت و سوانح ایک جگہ ہی پڑھنے کو مل جائے تو اس سے زیادہ اور فائدہ مند بات کیا ہوگی۔ آنحضرت ﷺ کے مبارک اسوہ اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ کے تفصیلی حالات کے بعد اب حالات اہل بیت رسولؐ کو جمع کر کے ایک مبسوط اور مدلل کتاب کی صورت میں شائع کرنا بلاشبہ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب کی بہت عمدہ کاوش ہے اس سے جماعتی لٹریچر میں ایک اہم باب کا اضافہ ہوا ہے اور ان احباب کے لئے جن کو یہ تفصیلی حالات پڑھنے کو نہیں ملے یہ کتاب ازدیاد علم کا باعث ہے۔ زیرنظر کتاب کے پہلے حصہ میں 13 ازواج النبیؐ جبکہ دوسرے حصہ میں 4 بنات النبیؐ کا تذکرہ ہے، کتاب کے آغاز میں تعدد ازدواج کے موضوع پر ایک اصولی نوٹ میں عیسائی مستشرقین وغیرہ کے اعتراضات کے جواب بھی دئے گئے ہیں۔ ازواج النبیؐ اور بنات النبیؐ پر مشتمل ہر مضمون کے شروع میں مختصراً فضائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ اہل علم و محقق حضرات کے لئے تمام واقعات و احادیث کے مفصل حوالہ جات ہر مضمون کے آخر میں دیئے گئے ہیں۔

کتاب کے پیش لفظ میں مصنف نے ازواج مطہرات کی اطاعت رسولؐ اور بلند دینی و روحانی مقام، اہل بیت کا تعارف بہت اچھے انداز سے کرایا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے آیات قرآنی کی روشنی میں فرمایا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے اہل بیت میں نہ صرف ازواج مطہرات داخل ہیں بلکہ آپؐ کی بیٹیاں بھی شامل ہیں۔ حضرت اقدس کا یہ ارشاد بھی شامل کتاب ہے۔

کتاب ہذا میں 13 امہات المومنین کا تعارف جس میں سیرت و سوانح دونوں انداز بہت خوبصورتی سے شامل کئے گئے ہیں۔ تعدد ازدواج، ازواج النبیؐ کے حجرات پر مضامین اور قبور ازواج النبیؐ کی تصاویر شامل ہیں۔ ان کے علاوہ آنحضرت ﷺ کی مبارک اولاد کی سیرت و سوانح جن میں صاحبزادہ ابراہیمؓ، حضرت زینبؓ، حضرت رقیہؓ، حضرت ام کلثومؓ اور حضرت فاطمہؓ شامل ہیں۔

کتاب کے آخر پر المراجع والمصادر اور اشاریہ (انڈکس) بھی شامل کیا گیا ہے۔ حوالہ جات سے مرصع اور مدلل انداز بیان نے ازواج اور بنات النبیؐ کی سیرت و سوانح کے اس ایمان افروز تذکرہ کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس مضمون کو وقت کی ضرورت قرار دیا ہے۔ مجلس انصار اللہ پاکستان اس کتاب کی اشاعت پر مبارکباد کی مستحق ہے۔ (ایف شمس)

خبریں

دنیا کا خطرناک ترین راستہ

چین کے پہاڑی سلسلے ہوشان میں ایک ایسا راستہ موجود ہے جس سے گزرنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں، معمولی چوڑائی کا حامل لکڑی سے بنا یہ راستہ 700 فٹ کی بلندی سے گزرتا ہے، جس پر چلنے کے لئے پہاڑ میں کیلوں سے ایک مضبوط رسی لگائی گئی ہے۔ لکڑی کا یہ راستہ تقریباً 700 سال قبل تیار کیا گیا تھا اور آج بھی اسی طرح قائم ہے، ہر سال ہزاروں سیاح رسی کی مدد سے اس راستے پر چلتے ہیں اور دنیا کے خطرناک ترین راستے پر چلنے کا لطف اٹھاتے ہیں۔

کھوپڑی میں پنسل کی موجودگی سے لاعلم شخص

ایک شخص بچپن میں لگنے والی چوٹ سے 15 سال تک لاعلم رہا، بتایا گیا ہے کہ جرمنی میں ایک 24 سالہ افغانی باشندے کو اکثر سر درد کی شکایت رہتی تھی، ڈاکٹرز نے جب کھوپڑی کا معائنہ کیا تو اس میں 4 انچ لمبی پنسل موجود تھی جو بچپن میں اس کے دماغ میں گھس گئی تھی اور وہ اب تک اس سے لاعلم تھا، ڈاکٹرز نے کامیاب آپریشن کے بعد پنسل اس کی کھوپڑی سے نکال دی جس کے بعد مذکورہ شخص اب تیزی سے صحت یاب ہو رہا ہے اور اس کے سر درد کی شکایت بھی ختم ہوگئی ہے۔

پیسہ کمانے کی دھن انسان کو اکیلا کر دیتی ہے

محققین کا خیال ہے کہ پیسہ کمانے کی دھن انسان کو اکیلا کر دیتی ہے اور ہر وقت دولت کے خیال میں رہنے والا لوگوں سے کٹ کر رہ جاتا ہے، ایسے لوگوں کا سماجی میل جول بھی کم ہو جاتا ہے اور وہ محدود ہو کر رہ جاتے ہیں۔ محققین کا کہنا ہے کہ پیسہ انسان کی ضرورت ہے تاہم یہ انسان کی نفسیات پر اثر انداز ہوتی ہے اور پیسہ کمانے کی دھن میں مگن لوگ ہر شے اور رشتے کو اسی کے تناظر میں دیکھتے ہیں جس کی وجہ سے وہ زیادہ میل جول نہیں رکھ پاتے اور ان کے سماجی تعلقات بھی محدود ہوتے ہیں۔

کافی پینا جگر کی بیماریوں کے خاتمے کا ایک موثر طریقہ ہے

ایک نئی تحقیق کے مطابق عام روٹین میں کافی پینے سے جگر کی بیماریوں کو روکنا ممکن ہے۔ امریکہ کے میو کلینک میں کی جانے والی نئی تحقیق کے نتائج کے مطابق کافی پینے سے جگر کی بیماری سے بچاؤ ممکن ہے۔ اس بیماری کی وجہ سے جگر ناکارہ ہو سکتا ہے اور اس بیماری سے انسان جگر کے کینسر میں بھی مبتلا ہو سکتا ہے۔ ڈاکٹر کریگ لیمرٹ گیسٹرو اینٹرولوجی یا معدہ اور چھوٹی آنت کی بیماریوں کے ماہر ہیں، جنہوں نے اس تحقیق پر کام کیا۔ (روزنامہ جنگ 24 مئی 2013ء)

ربوہ میں سحر و افطار یکم اگست

انتہائے سحر	3:51
طلوع آفتاب	5:21
زوال آفتاب	12:14
وقت افطار	7:08

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

یکم اگست 2013ء

دینی و فقہی مسائل	1:10 am
درس القرآن 30 جنوری 1997ء	2:10 am
درس القرآن 30 جنوری 1997ء	6:10 am
درس القرآن یکم فروری 1997ء	4:00 pm
خطبہ جمعہ 26 جولائی 2013ء	7:00 pm

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی ڈبی -/140 روپے بڑی -/550 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 -6211434

جنریٹر برائے فروخت
15.5KW اچھی حالت میں
برائے رابطہ 0476211707
03336702490

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد، طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

MULTICOLOR
INTERNATIONAL
SPECIALIST IN ALL KINDS OF:
Printing & Advertising
Email: multicolor13@yahoo.com
Cell: 920321-412 1313, 0300-8080400
www.multicolorint.com

FR-10

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238